روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 17 اگست 2002ء 7 جمادی الثانی 1423 ہجری - 17 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 186

جنت میں داخلہ کی بشارت

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے طیب کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے - وہ جنت میں داخل ہوگا - ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس دور میں تو ایسے لوگ بہت ہیں - آپ نے فرمایا میرے بعد کی صدیوں میں بھی کثرت سے ہوں گے -

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامه حدیث نمبر 2444)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم اپنی تبدیلی کے واسطے تین باتیں یاد رکھو:

(1) نفس امارہ کے مقابل پر تدابیر اور جدوجہد سے کام لو - (2) دعاؤں سے کام لو - (3) سست اور کاہل نہ بنو اور تھکو نہیں -

ہماری جماعت بھی اگر بیج کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہوگا - جو ردی رہتے ہیں - خداتعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں - پس تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو - اگر کوئی شخص مجھے دجال اور کافر وغیرہ ناموں سے پکارتا ہے تو تم اس بات کی کچھ پروا بھی نہ کرو - کیونکہ جب خداتعالیٰ میرے ساتھ ہے تو مجھے ان کے ایسے بدکلمات اور گالیوں کا کیا ڈر ہے -

پس یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سودمند نہیں - جب کوئی شخص شدت پیاس سے مرنے کے قریب ہو جاوے یا شدت بھوک سے مرنے تک پہنچ جاوے تو کیا اس وقت ایک قطرہ پانی یا ایک دانہ کھانے کا اس کو موت سے بچالے گا؟ ہرگز نہیں جس طرح اس بدن کو بچانے کے واسطے کافی خوراک اور کافی پانی بہم پہنچانے کے سوائے مفر نہیں - اسی طرح پورے جہنم سے تھوڑی سی نیکی سے تم بھی بچ نہیں سکتے - پس اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے - ہدایت بھی ایک موت ہے - جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے - اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا - (-) (المائدہ: 106) یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو - اپنے امراض کو دور کرو - دوسروں کا فکر مت کرو - ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو - اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کردیا کرو - خداتعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے - آمین

بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں - جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خداتعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے - پس یہ ہرگز نہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بیعت کا اقرار ہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہئے - مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور قرآن شریف میں بھی فرمایا گیا ہے (-) (العنکبوت: 70) یعنی جو لوگ ہماری طرف آتے ہیں اور ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں - ہم ان کے واسطے اپنی راہ کھول دیتے ہیں اور صراط مستقیم پر چلا دیتے ہیں - لیکن جو شخص کوشش ہی نہیں کرتا وہ کس طرح اس راہ کو پا سکتا ہے - خدایابی اور حقیقی کامیابی اور نجات کا بھی یہی گر اور اصول ہے - انسان کو چاہئے کہ خداتعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے سے تھکے نہیں - نہ درماندہ ہو اور نہ اس راہ میں کوئی کمزوری ظاہر کرے -

(ملفوظات جلد چہارم ص 99)

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر سے جاری ہو رہی ہے - جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوئے وہ بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو ارسال فرماویں -

1- نام...... ولدیت...... سکونت...... تاریخ بیعت

شرائط درج ذیل ہیں -

1- تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہو
2- عمر بیس سال سے زائد نہ ہو
3- قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ جانتے ہوں
4- بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو -

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 25- اگست 2002ء ہے - معلمین کلاس کیلئے انٹرویو 10,9,8 ستمبر 2002 بروز اتوار، سوموار، منگل دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا - (ناظم ارشاد وقف جدید)

سدابہار پودے اور خوبصورت گملے

1- گلشن احمد نرسری میں آؤٹ ڈور اور ان ڈور خوبصورت سدابہار پودے -
2- مختلف سائز اور ڈیزائن کے خوبصورت گملے
3- پودوں کیلئے سایہ دار شیڈ بنوانے کی سہولت
4- گھروں میں باڑ کاٹنے گلاب کے پودے کاٹنے اور گھاس کٹوانے کیلئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں - فون نمبر 213306

(انچارج گلشن احمد نرسری)

داخلہ کمپیوٹر کورسز

شعبہ کمپیوٹر خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے - داخلہ کے خواہشمند اپنی درخواستیں 25- اگست تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود میں جمع کروادیں - داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے -

نام کورس: نیٹ ورک Essentials

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1923ء ①

7 جنوری — حضرت مولوی محمد دین صاحب امریکہ میں دعوت حق کیلئے روانہ ہوئے۔

2 فروری — حضور نے تحریک فرمائی کہ برلن کی احمدیہ بیت الذکر خواتین کے چندہ سے بنے۔ خواتین نے اس پر بے نظیر قربانیاں کیں۔ اس کام کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع ہوگیا۔

16 فروری — نائیجیریا کے احمدیوں کے چندہ سے منارۃ المسیح پر گیس کے ہنڈے نصب کئے گئے۔

فروری — علاقہ ملکانہ میں تحریک شدھی کا علم ہونے پر حضور نے سروے کے لئے وفد بھجوایا

7 مارچ — حضور نے تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا۔

9 مارچ — حضور نے شدھی کا مقابلہ کرنے کیلئے ڈیڑھ سو احمدی سرفروشوں کی تحریک فرمائی۔ نیز پچاس ہزار روپیہ کا مطالبہ فرمایا۔

12 مارچ — حضور نے شدھی کے خلاف ملکانہ کے علاقہ میں پہلا وفد روانہ فرمایا۔ جس میں 19 افراد شامل تھے۔ اسکے قائد حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔

13 مارچ — محمد امین خاں صاحب نے بخارا میں باقاعدہ جماعت قائم کی۔ باجماعت نماز ادا کی گئی اور چندوں کا آغاز کیا گیا۔

26 مارچ — تحریک شدھی کے مقابلہ کے لئے مزید 22 مجاہدین کا دوسرا وفد آگرہ پہنچا۔

31 مارچ و یکم اپریل — جماعت احمدیہ کی دوسری مجلس مشاورت کا انعقاد۔

4 اپریل — مجاہدین کا تیسرا وفد جو 22 افراد پر مشتمل تھا میدان عمل میں پہنچا۔

12 اپریل — میر شفیع احمد صاحب دہلوی کی ادارت میں دہلی سے دعوت الاسلام کے نام سے روزنامہ جاری ہوا۔

16 اپریل — مجاہدین کا چوتھا وفد جو انیس مجاہدین پر مشتمل تھا قادیان سے روانہ ہُوا

اپریل — ایک اردو اخبار ملک احمد حسین صاحب بیرسٹر کی زیرادارت نیروبی سے نکلنا شروع ہوا۔

یکم اگست — حضرت اماں جان نے نور ہسپتال قادیان کے زنانہ وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔

19 اگست — تحریک شدھی کے بانی شردھانند نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اسے فوراً قبول کرلیا گیا مگر وہ بہانے بنا کر بھاگ گئے۔

اگست — قادیان میں پہلی بار سماٹرا کے طلبا تحصیل علم کے لئے آئے۔ ان میں سے تین طلباء نے احمدیت قبول کرلی۔

ستمبر — جماعت احمدیہ کی زبردست کوششوں کے نتیجہ میں آریوں نے تحریک شدھی کو بند کرنے کا اعلان کردیا۔

19 ستمبر — حضرت مصلح موعود نے اعلان فرمایا کہ جب تک ایک بھی شدھ ہونے والا باقی ہے ہم اپنی مہم بند نہیں کریں گے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

نمبر 219

آسمانی دستاویز

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 2 ر اکتوبر 1891ء کو دہلی کے **بازار بلیماراں** کوٹھی نواب لوہارو میں قیام فرماتھے اس روز آپ نے ایک اشتہار عام دیا جس میں تحریر فرمایا:-

''خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت میں پایا اور مصلحت عباد کے لئے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا .... میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی......... وہی رسول کریم میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے اور میرا پیارا اور میری دستاویز ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 231-232)

نادان خیر خواہ

حضرت مسیح موعود نے سفیر روم حسین کامی سے اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا

''مسلمانوں کو ادنے ادنے قصور کے وقت اسی دنیا میں تنبیہ کی جاتی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے آگے ان بچوں کی طرح ہیں جن کی والدہ ہر دم جھڑکیاں دے کر انہیں ادب سکھاتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی محبت سے چاہتا ہے کہ وہ اس ناپاک دنیا سے پاک ہو کر جائیں......... یہی باتیں تھیں کہ میں نے نیک نیتی سے سفیر روم پر ظاہر کی تھیں مگر افسوس کہ......... نے ان باتوں کو اور طرف کھینچ لیا- ان نادانوں کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک حاذق ڈاکٹر کہ جو تشخیص امراض اور قواعد حفظ ماتقدم کو بخوبی جانتا ہے وہ کسی شخص کی نسبت کمال نیک نیتی سے یہ رائے ظاہر کرے کہ اس کے پیٹ میں ایک قسم کی رسولی نے بڑھنا شروع کردیا ہے اور ابھی وہ رسولی کاٹی نہ جائے تو ایک عرصہ کے بعد اس شخص کی زندگی اس کے لئے وبال ہوجائے گی- تب اس بیمار کے وارث اس بات کو سن کر اس ڈاکٹر پر سخت ناراض ہوں اور اس ڈاکٹر کے قتل کردینے کے درپے ہوجائیں مگر رسولی کا کچھ بھی فکر نہ کریں یہاں تک کہ وہ رسولی بڑھے اور پھولے اور پیٹ میں پھیل جائے اور اس بےچارے بیمار کی زندگی کا خاتمہ ہوجائے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنی دانست میں سلطان کے خیر خواہ کہلاتے ہیں''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 433-434)

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغوں نے مجھے

مقدمہ توحید حضرت احدیت کی پیشی میں

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بےخبر ہیں- آسمانی سلسلہ کی ان کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں- کاش ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں اور آسمانی تائید ہورہی ہے اور نور پھیلتا جاتا ہے مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں''

(کتاب البریہ صفحہ 331- اشاعت 24 جنوری 1898ء)

قرآن شریف مکمل آسمانی ضابطہ حیات

حضرت مسیح موعود کے فہم قرآن کا ایک شاہکار:-

''میں حق کے طالبوں کو سمجھاتا ہوں کہ قرآن شریف میں ایسے احکام جو دیوانی اور فوجداری اور مال کے متعلق ہیں دو قسم ہیں ایک وہ جن میں سزا یا طریق انصاف کی تفصیل ہے دوسرے وہ جن میں امور کو صرف قواعد کلیہ کے طور پر لکھا ہے یا کسی خاص طریق کی تعیین نہیں کی اور وہ احکام اس غرض سے ہیں کہ تا اگر نئی صورت پیدا ہو تو مجتہد کو کام آویں مثلاً قرآن شریف میں ایک جگہ تو یہ ہے کہ دانت کے بدلے دانت آنکھ کے بدلے آنکھ یہ تو تفصیل ہے اور دوسری جگہ یہ اجمالی عبارت ہے جزاء سیئة سیئة مثلها-

پس جب ہم غور کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجمالی عبارت توسیع قانون کے لئے بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں یہ قانون جاری نہیں ہوسکتا مثلاً ایک ایسا شخص کسی کا دانت توڑے کہ اس کے منہ میں دانت نہیں اور بباعث کبرسنی یا کسی اور سبب سے اس کے دانت نکل گئے ہیں تو دنداں شکنی کی سزا میں ہم اس کا دانت توڑ نہیں سکتے کیونکہ اس کے منہ میں دانت ہی نہیں ایسا ہی اگر ایک اندھا کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو ہم اس کی آنکھ نہیں پھوڑ سکتے- کیونکہ اس کی تو آنکھیں ہیں ہی نہیں- خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ایسی صورتوں کو احکام میں داخل کرنے کے لئے اس قسم کے قواعد کلیہ بیان کئے ہیں......... اس نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ ایسے قواعد کلیہ بیان فرما کر ہر ایک کو اجتہاد اور استخراج اور استنباط کی دعوت دی ہے''۔

(کتاب البریہ صفحہ 87-88)

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

"ایک دیسی امیر 'نووارد' پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں"

مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کی تفاصیل

یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی جب کہ اس ابتلا کا نام و نشان نہ تھا

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط سوم

مہاراجہ کی شادی

رانی جنداں کے جسد خاکی کو آخری رسومات کے لئے ہندوستان لے جایا گیا- بمبئی میں ان کی نعش کو نذر آتش کیا گیا اور راکھ دریا میں بہادی گئی- واپسی پر وہ مصر کے راستے انگلستان لوٹے- لیکن وہ اکیلے نہیں تھے- سفر میں انہوں نے اپنی شریک حیات کا انتخاب کر لیا تھا- ان کی بیوی کا نام بمبا (Bamba) تھا- وہ مصر کے شہر اسکندریہ میں ایک مشن سے وابستہ تھیں- ان کے والد ایک جرمن تاجر تھے- جب یہ نوبیاہتا جوڑا انگلستان پہنچا تو ملکہ وکٹوریہ نے انہیں اپنے محل میں مدعو کیا-

(The Maharajah Box by Christy Campbell page 115-123, 89-102)

(Annexation of the Punjab page 69-75)

اس شادی سے ان کے چھ بچے پیدا ہوئے' اب ان کو اپنی اولاد کا خیال رکھنا تھا 1867ء میں دلیپ سنگھ نے Suffolk میں وسیع زرعی زمین Elveden states خرید کر زرعی فارم قائم کرنا شروع کیا- انکے ہاں ہونے والی شکاری دعوتیں اونچی سوسائٹی میں بے حد مقبول تھیں- ان میں شاہی خاندان کے افراد بھی شامل ہوتے تھے- قسمت کا چکر دیکھیں کہ دلیپ تخت پر بیٹھے تو سلطنت ختم ہوگئی اور زراعت شروع کی تو پورے ملک میں زراعت مندے کا شکار ہوگئی- ان کی زرعی سٹیٹ قرضوں کے تلے دبتی گئی- آمد کم تھی اور اعلیٰ سوسائٹی کے تقاضے پورے کرنے کے خرچ بڑھتے جارہے تھے- آخر یہ واضح ہوگیا کہ اب ان کی اولاد کو ورثے میں کچھ نہیں ملے گا اور سب کچھ قرضوں کی ادائیگی میں ختم ہوجائے گا-

ہندوستان جانے کا ارادہ

اب دلیپ سنگھ کے لئے ضروری ہوگیا کہ وہ اپنے آپ کو اعلیٰ سوسائٹی سے باہر نکالیں- 1882ء میں انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی زرعی سٹیٹ حکومت کے حوالے کریں اور واپس ہندوستان چلے جائیں- لیکن حکومت نے واضح کردیا کہ وہ ہندوستان واپس تو جاسکتے ہیں لیکن انہیں پنجاب میں رہنے کی اجازت نہیں ہوگی-

اب انہیں شکار سے زیادہ ایک اور چیز میں دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی- وہ باقاعدگی سے برٹش میوزیم لائبریری جاتے اور گھنٹوں اپنی مختصر بادشاہت اور برطرفی کے متعلق ریکارڈ پڑھتے رہتے- اب دلیپ سنگھ نے ایک آواز اٹھانا شروع کی- ان کا کہنا یہ تھا کہ پہلی جنگ کے بعد انگریز حکومت میری سرپرست بن گئی تھی اور دوسری جنگ خود میرے خلاف بغاوت تھی اور میرے نام پر فوجیں لاہور سے روانہ ہوئی تھیں تاکہ بغاوت کو کچلیں- اس کے بعد مجھے تخت سے محروم کرنا زیادتی تھی- اس کا مداوا ہونا چاہئے- وہ کبھی اس مضمون کا خط ملکہ وکٹوریہ کے نام لکھتے اور کبھی ٹائمز میں شائع کراتے- بیچارے دلیپ سنگھ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ کھوئے ہوئے مقام محض خط وکتابت سے نہیں حاصل کیے جاتے- اوران کے والد مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جب سلطنت حاصل کی تھی تو جنگل کے قانون کے تحت ہی حاصل کی تھی- جب دوسروں کا زور چلا تو انہوں نے سلطنت چھین لی-

سازش کا آغاز

اس ذہنی کیفیت میں انہوں نے اپنے کزن ٹھاکر سنگھ کو ہندوستان سے بلایا- ٹھاکر سنگھ نے ان کو نئی پٹیاں پڑھانی شروع کیں- اور انہیں یقین دلایا کہ ان کے متعلق ایک پیشگوئی موجود ہے کہ وہ سب کچھ کھونے کے بعد سب کچھ دوبارہ حاصل کرلیں گے- اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ پھر سے اپنا آبائی مذہب قبول کرلیں-

18 ستمبر 1884ء کو انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کو ایک طویل خط لکھا- جس میں بڑی تفصیل سے اس پیشگوئی کا ذکر کیا- جو ان کے مطابق سکھوں کی مقدس دستاویزات میں چلی آتی تھی- اس کے مطابق ایک دلیپ سنگھ نے جنم لینا تھا جس نے تمام ورثے سے محروم ہوکر اور ایک طویل عرصہ جلاوطن رہ کر پھر سکھوں کے گیارہویں گرو کی صورت میں واپس آنا تھا- اس کے بعد انہوں نے اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں پر شکوے کا دفتر کھولا اور آخر میں یہ تحریر کیا کہ ان حالات سے دلبرداشتہ ہوکر وہ عیسائیت چھوڑ کر پھر اپنا آبائی مذہب اختیار کر رہے ہیں-

ملکہ وکٹوریہ نے جواب میں مہاراجہ کو متنبہ کیا کہ وہ ناشائستہ زبان استعمال کر کے اپنے مطالبات منوانے کی کوشش نہ کریں- اور وہ ہندوستان جا کر اپنے آپ کو زیادہ پابند محسوس کریں گے- جواب میں مہاراجہ نے معذرت کی کہ ان کے خط میں ملکہ کو تکلیف ہوئی ہے لیکن ساتھ ہی لکھا کہ زندگی نے ان کو اتنی تکلیفیں دی ہیں کہ ان میں تلخی آ گئی ہے-

اسی سال دلیپ سنگھ سے ملنے کے لئے ان کے رشتہ داروں کا ایک وفد آیا اور ساتھ ہی اس پیشگوئی کی ایک تصدیق شدہ نقل اپنے ہمراہ لایا- 15ر اگست 1885ء کو ملکہ وکٹوریہ نے وزیر ہند سر رانڈ ولف چرچل کو لکھا کہ خراب مالی حالات کی وجہ سے دلیپ سنگھ غلام ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں جو ان کو واپس پنجاب جانے کا مشورہ دے رہے ہیں- اس سال روس اور برطانیہ میں کشیدگی بڑھ رہی تھی اور یہ خدشات سر اٹھا رہے تھے کہ روس افغانستان کی طرف سے ہندوستان پر حملہ کر سکتا ہے- اس پس منظر میں اچانک دلیپ سنگھ نے حکومت کو خط لکھا کہ وہ ہندوستان کے راستے افغانستان جا کر روسی افواج کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں- اور وہاں جاتے ہوئے وہ پنجاب سے نہیں گزریں گے- ان کا کہنا تھا کہ اس طرح وہ تاج برطانیہ سے اپنی وفاداری ثابت کرنا چاہتے تھے- حکومت نے یہ تجویز ماننے سے صاف انکار کردیا- فوج کے سربراہ نے کابینہ کے وزیر کو لکھا کہ دلیپ سنگھ یہاں پر تو بے ضرر ہیں لیکن ہندوستان پہنچ کر خطرناک ہو سکتے ہیں- ان کا اندازہ درست تھا- اس وقت دلیپ سنگھ پنجاب میں اپنے حامیوں سے خفیہ خط وکتابت شروع کر چکے تھے-

ہندوستان میں انتظار

ہندوستان میں چرچے ہو رہے تھے کہ اب جلد مہاراجہ دلیپ سنگھ وطن واپس آ جائیں گے- پولیس کو رپورٹیں مل رہی تھیں کہ پیغامات بھجوائے جا رہے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انگریزوں کو برصغیر سے باہر نکال دیا جائے- سکھ امرتسر میں مہاراجہ کے لئے خصوصی دعائیں مانگ رہے تھے اس پس منظر میں جب حکومت کو اطلاع ملی کہ جلد مہاراجہ ایک بحری جہاز کے ذریعہ بمبئی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں تو سرکاری حلقوں میں ہلچل مچ گئی- فیصلہ کیا گیا کہ جب جہاز عدن میں رکے گا تو ان کو ہندوستان میں داخل ہونے سے روک لیا جائے اور وزیر ہند نے انہیں تحریری طور پر مطلع کر دیا کہ ہندوستان کے قریب پہنچ کر وائسرائے کو اختیار ہوگا کہ انہیں ہندوستان یا پنجاب میں داخل ہونے کی اجازت دیں یا نہ دیں- دلیپ سنگھ نے جواب دیا کہ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کیونکہ ان کے متعلق پیشگوئی میں یہ ذکر موجود ہے کہ انہیں عروج ملنے سے قبل بہت سے مصائب سے گزرنا پڑے گا- اس طرح حکومت خود اس پیشگوئی کو پورا کرنے کا باعث بنے گی-

اس وقت کچھ سرکاری افسران کا موقف تھا کہ مہاراجہ کے قرضے ادا کر دیئے جائیں اور انہیں نئی زندگی شروع کرنے کے لئے مناسب رقم فراہم کی جائے لیکن اکثر اس معاملے سے سختی سے نمٹنا چاہتے تھے- خود مہاراجہ اپنا اکثر وقت اپنی لائبریری میں گزارتے تھے- جہاں بیٹھ کر وہ پرانے کاغذات اور پنجاب کے متعلق تاریخی کتب میں سر کھپاتے رہتے- یا اس مواد سے اپنے حق میں دلائل جمع کر کے مختلف وزراء' افسران اور دوستوں کو خط لکھتے-

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی

یہ تھا پس منظر جس میں حضرت مسیح موعود نے یکم مارچ 1886ء کو ریاض ہند اخبار میں وہ اشتہار شائع فرمایا تھا جس میں دیگر اہم پیشگوئیوں کے علاوہ یہ پیشگوئی بھی شائع فرمائی تھی کہ ایک پنجابی الاصل

حکمران جو ملک سے باہر رو رہا تھا اور اب واپس آ رہا ہے اسے وحشتناک ابتلاء درپیش ہوں گے۔ اس کے اعزا کی موت ہوگی۔ اس کی جان اور عزت کو خطرہ ہے اور اس کے ساتھ بہت سے دوستوں اور دشمنوں کو بتا دیا گیا تھا کہ اس شخص سے مراد دلیپ سنگھ ہیں۔ اگر یہ نہ بھی بتایا جاتا تو اس پس منظر میں کسی کے ذہن میں سوائے دلیپ سنگھ کے کسی کا نام نہیں آ سکتا تھا۔ کوئی جلد بازی میں یہ خیال کر سکتا ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بے سروسامانی کے عالم میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت سے الجھ رہے تھے۔ ایسی صورت میں ان کے متعلق مصائب اور ابتلاؤں کی پیشگوئی کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ایسا تو کوئی محض اندازے سے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا خیال حقائق کو نہ جاننے کے سبب ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس وقت حکومت یہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ دلیپ سنگھ کو کسی قسم کے مصائب کا نشانہ بننے دیا جائے کیونکہ اس وجہ سے سکھوں کے جذبات بھڑکنے کا خطرہ تھا۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ دلیپ سنگھ نے مالی مشکلات کے بعد حکومت کی مخالفت اور اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں کا شکوہ شروع کیا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ ایک انگریز کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اور ہندوستان کی یاد تک ان کے دل سے محو ہو چکی تھی۔ چنانچہ وائسرائے اور وزیر ہند نے مل کر فیصلہ کیا کہ ان کی مالی مشکلات حل کرنے کے لئے ان کو کثیر رقم کی پیشکش کی جائے لیکن اس شرط پر کہ وہ پھر ہندوستان نہیں جائیں گے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ملکہ وکٹوریہ مہاراجہ کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتی تھیں۔ ان کی کوشش تھی کہ ان کے مسائل کو حل کر دیا جائے اور انعام و اکرام سے نواز کر مہاراجہ کو باغیانہ روش سے باز رکھا جائے اس مقصد کے لئے وہ بار بار وزراء اور افسران پر دباؤ ڈالتی رہی تھیں۔

(The Maharajah Box page 99)

بار ہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فریقین میں معاملہ فہمی ہو جائے گی لیکن ہر مرتبہ ایسا ہوتے ہوتے رہ جاتا تھا۔

رشتہ داروں کی موت اور ذلت و بے عزتی کا داغ

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی میں رشتہ داروں کی موت کا ذکر بھی تھا۔ اب یہ بالکل ضروری نہیں ہوتا کہ ایک بڑی شخصیت پر مشکلات آئیں تو لازماً اس کے کسی عزیز کی موت بھی اس آزمائش کے ساتھ وابستہ ہو۔ مثلاً شاہ ایران کو تخت سے محروم ہونا پڑا' اکثر اتحادیوں نے طوطا چشمی کا مظاہرہ کیا' خود کینسر کا شکار ہوئے لیکن انہیں کسی عزیز کی موت کا صدمہ نہیں اٹھانا پڑا۔ پھر اس پیشگوئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ دلیپ سنگھ مصائب کا نشانہ بننے کے بعد لمبی عمر نہیں پائیں گے اور پنجاب میں سکونت اختیار نہیں کر سکیں گے۔ جبکہ کئی بادشاہ معزول ہونے کے بعد لمبا عرصہ زندہ رہے ہیں اور عرصہ بعد اپنے وطن میں رہائش بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً ظاہر شاہ معزول ہونے کے 30 سال بعد تک آج بھی زندہ ہیں اور دوبارہ افغانستان میں رہائش پذیر بھی ہو گئے ہیں۔ کل تک جو ناممکن نظر آتا تھا آج ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود نے شحنہ حق میں تحریر فرمایا تھا کہ قادیان کے آریوں کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ذلت اور بے عزتی کا داغ اٹھانا ہوگا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ بسا اوقات ایک شخصیت سیاسی طور پر ناکام ہو جاتی ہے لیکن اس کے نصیب میں ذلت اور بے عزتی نہیں ہوتی۔ بلکہ آزادی کی جدوجہد ایسی چیز ہے کہ جس میں حصہ لینے والے اگر ناکام ہو جائیں تو بھی ان کی عزت پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ برصغیر میں ہی سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو شہید کی مثالیں لے لیں۔ انگریزوں نے ان کی حکومت ختم کر دی وہ خود شہید ہو گئے لیکن ان کی عزت پہلے سے بہت بڑھ گئی۔ آج ان کے فاتح مخالفین کی عزت کوئی نہیں کرتا لیکن ان شہداء کا نام بڑی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے واضح فرما دیا تھا کہ اس ناکامی کے ساتھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ذلت اور بے عزتی کا داغ بھی اٹھانا پڑے گا۔ جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اگر بیان کردہ امور میں ایک بات بھی پوری ہو جاتی تو یہ ایک نشان تھا لیکن اس کے تمام پہلوؤں کا پورا ہو جانا اس کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کر دیتا ہے۔

ہندوستان کے لئے روانگی

25 مارچ 1886ء کو مہاراجہ دلیپ سنگھ نے سٹینڈرڈ (Standard) اخبار میں اپنے ہموطنوں کے نام ایک کھلا خط شائع کیا جس میں انہوں نے لکھا کہ تقدیر کے مضبوط ہاتھ انہیں واپس کھینچ کر ہندوستان لا رہے ہیں۔ اور اب وہ دوبارہ سکھ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ 31 مارچ 1886ء کو دلیپ سنگھ اپنی بیگم اور چھ بچوں کے ہمراہ تیس سال کے بعد ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ چلنے سے قبل انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے نام ایک خط تحریر کیا۔ اس میں انہوں نے اچھا سلوک کرنے پر ملکہ کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر معذرت کی کہ وہ ان سے الوداعی ملاقات نہیں کر سکے۔ بقول ان کے جذباتی وابستگی کی وجہ سے یہ ملاقات بہت تکلیف دہ ہوتی اس لئے وہ الوداعی ملاقات کے بغیر روانہ ہو رہے ہیں۔ ملکہ نے ان سے اچھا سلوک کیا تھا اور وہ بھی حکومت سے تمام اختلافات کے باوجود اس احسان کو بھولے نہیں تھے۔

بہرحال یہ گھرانہ روانہ ہوا۔ مہارانی بمبا (Bamba) اپنے خاوند کی مرضی کے سامنے خاموش تھیں اور ان کے بڑے بیٹے اپنے والد کے رویے سے زچ ہو کر بڑبڑا رہے تھے۔ مہاراجہ جب دوسرے ہمسفروں سے ملتے تو اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں کا تذکرہ کرتے۔ ان کو غور سے سننے والوں میں اس وقت کشمیر کے راجہ کے ایک ملازم بھی تھے جو اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ مہاراجہ کا ایک خط کشمیر کے راجہ کو پہنچا دیں گے۔

اور دوسری طرف وائسرائے ہند اور ان کے رفقاء عدن میں موجود انگریز ریذیڈنٹ سے صلاح مشورے کر رہے تھے کہ آیا مہاراجہ کو ہندوستان میں اترنے دیا جائے اور پھر کسی بہانے سے پنجاب سے باہر کسی مقام پر منتقل کر دیا جائے یا پھر عدن پر ہی روک لیا جائے۔

عدن میں قیام

جب عدن پر جہاز آ کر رکا تو عدن میں متعین انگریز ریذیڈنٹ نے انہیں مطلع کیا کہ انہیں آگے جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ پھر انہیں برائے نام حراست میں لے کر بڑے احترام سے گورنمنٹ کی آرام دہ عمارت میں ٹھہرایا گیا۔ انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ اپنے وکیل سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ان کی خواہش پر وائسرائے نے گورنمنٹ کے خرچ پر ان کے کچھ پرانے ملازمین کو بمبئی سے عدن بھجوا دیا۔ وائسرائے نے اس ناخوشگوار واقعہ پر ان سے معذرت کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ انہیں عدن سے ہندوستان کے علاوہ ہر جگہ جانے کی اجازت ہوگی اور حکومت ان کی عزت اور احترام کا مکمل خیال رکھے گی۔ دلیپ سنگھ نے بھی یہی تحریر کیا کہ وہ حکومت کے وفادار ہیں۔

جب ملکہ وکٹوریہ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے وائسرائے کو تحریر کیا کہ ان کے بیوی بچوں کے مفادات اور آسائش کا ہر ممکن خیال رکھا جائے اور امید کی جاتی ہے کہ دلیپ سنگھ کا یہ وقتی جوش جلد ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ بہتر ہے کہ ان کے ہندوستانی رشتہ داروں اور مشیروں کو ان سے دور رکھا جائے۔ اور تو اور ملکہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس واقعے کے گزرنے کے بعد ان کو یا ان کے بڑے بیٹے کو لارڈ کے درجے پر سرفراز کر دیا جائے تا کہ وہ ایک قابل احترام زندگی گزار سکیں۔ اگر ایسا ہوتا تو اس دور میں ایک ہندوستانی نسل کے لئے یہ ایک غیر معمولی اعزاز ہوتا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے دو ماہ بعد بھی اس بات کے کوئی امکانات نہیں نظر آ رہے تھے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عزت کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا۔ بلکہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کی ملکہ کی یہ کوشش تھی کہ اس معاملے کو خوش اسلوبی سے ختم کر کے ان کے درجے اور عزت میں اضافہ کر دیا جائے۔ اور اس وقت پنجاب پولیس کی رپورٹ کے مطابق اس سفر کے شروع ہونے سے پہلے یہ خبر گرم تھی کہ مہاراجہ پرنس آف ویلز کے ہمراہ دہلی آئیں گے۔

(The Maharajah Box page 124)

لیکن جلد ہی مہاراجہ کا رویہ بدلنا شروع ہوا۔ عدن ایک گرم مقام ہے۔ موسم کی گرمی دلیپ سنگھ کے لب و لہجے میں ظاہر ہونا شروع ہوئی۔ اب حکومت کے ساتھ ان کا رویہ پھر غیر دوستانہ ہو رہا تھا۔ دوسری طرف پنجاب میں سکھوں کا جوش و خروش پریشان کن حد تک بڑھ رہا تھا۔ اطلاعات مل رہی تھیں کہ تعطیلات پر آتے اور واپس جاتے ہوئے بہت سے سکھ فوجی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے حق میں چہ مہ گوئیاں کر رہے تھے۔ پولیس نے حکومت کو رپورٹ دی کہ اب سکھ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ جلد ہی ملکہ وکٹوریہ دلیپ سنگھ کو راجہ کی حیثیت سے لاہور کے تخت پر بٹھائیں گی۔

اس پس منظر میں دو سکھ بمبئی سے عدن کے لئے روانہ ہوئے۔ حکومت سے اجازت حاصل کر کے انہوں نے مہاراجہ سے ملاقات کی۔ دراصل وہ خالی ہاتھ نہیں گئے تھے۔ بعد میں حکومت کو معلوم ہوا کہ انہوں نے ایک لاکھ روپے کے جواہرات اور سونا مہاراجہ کی خدمت میں پیش کئے تھے جو مہاراجہ کشمیر نے ان کی مدد کے لئے بھجوائے تھے۔ اب دلیپ سنگھ اس جدوجہد میں اکیلے نہیں تھے۔ کچھ ریاستوں کے حکمران در پردہ ان کے ہمدرد بن چکے تھے۔

24 مئی کو ملکہ وکٹوریہ کی سالگرہ کا جشن عدن میں منایا گیا۔ اس سلسلے میں ہونے والی دعوت میں دلیپ سنگھ بھی شامل ہوئے۔ اس سے اگلے روز انہیں باقاعدہ طور پر سکھ مذہب میں شامل کرنے کی رسومات عدن میں ادا کی گئیں۔ انہوں نے کچھ پہنا' اپنے ہاتھ دعا کی طرز پر اٹھائے اور ان کے ہاتھوں پر امرت گرایا گیا اور پانچ مرتبہ فتح کے نعرے بلند کئے گئے۔ اس کے بعد دلیپ سنگھ کو مٹھائی کھلائی گئی۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اب ان کی زندگی میں صرف تلخ لمحات باقی رہ گئے ہیں۔

امداد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

الحکم 14 مارچ 1911ء ص 11 کالم 1 پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں چندہ کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے اعلان فرمایا:

"اگرچہ ہمارے اپنے سلسلہ کی ضروریات بہت ہیں اور ہماری قوم پر بہت بوجھ چندوں کا ہے تاہم چونکہ یونیورسٹی کی تحریک ایک مفید اور نیک تحریک ہے اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے احباب بھی اس میں شامل ہوں اور قلمے' قدمے' سخنے' درمے مدد دیں۔"

اس اعلان کی اشاعت کے ساتھ ہی حضور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ہزار کا عطیہ بھی ارسال فرما دیا۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 1911-1912ء ص 81)

لعل تابان نمبر 53

مرتبہ: فخر الحق شمس

دعا سے تقدیر کا بدلنا

حضرت مسیح موعود نے ایک بار یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص سفر کی تیاری کر کے اپنے مرشد کے پاس گیا اور اجازت چاہی انہوں نے کہا کہ تم مارے جاؤ گے یہ سفر نامبارک ہے۔ چونکہ اس نے تیاری مکمل کر لی تھی اس لئے وہ ایک اور باخدا کامل انسان کی خدمت میں حاضر ہوا اور سفر کیلئے دعا کی درخواست کی اور اجازت چاہی انہوں نے فرمایا جاؤ خدا مبارک کرے گا انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ چنانچہ وہ روانہ ہو گیا۔ ایک دن وہ ایک جگہ نہانے لگا۔ اور ہزار روپے کی اپنی تھیلی کھول کر رکھ دی بعد ازاں وہ تھیلی بھول گیا۔ اور رات کو کہیں اور جگہ پہنچ کر سو رہا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص نے اس پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کر دیا ہے اس کی چیخ نکل گئی آنکھ کھل گئی اور تھیلی نہ پا کر بھاگتے ہوئے جہاں نہایا تھا وہاں پہنچا اور تھیلی موجود پائی اٹھا کر چلا گیا سودا خریدا اور بیچا۔ بڑا نفع ہوا اور تحائف لئے ہوئے واپس وطن پہنچا۔ دل میں سوچا کہ پہلے مرشد کے پاس جاؤں یا دوسرے کامل بزرگ کے پاس؟ سوچ سوچ کر اپنے مرشد کے پاس لے گیا مرشد نے کہا کہ یہ تحائف اس بزرگ کے پاس لے جا جس نے ستر بار تیرے لئے دعا کی اور اس بلا کو جو واقع ہونے والی تھی خواب میں بدلوا کر اسے ٹلوا دیا۔

(سیرت احمد ص162-163 مرتبہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب طبع اول دسمبر 1962ء)

ذومعنی الفاظ سے پرہیز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ذومعنی ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک آشنا تھے۔ ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی پڑھی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولھو میں نہ پیڑیں۔ میں نے کہا اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تھی؟ کہنے لگے کہ مخاطب تیلی ہے یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پھر ایک جگہ دکھائی جہاں لکھا ہوا تھا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے۔ اور بڑے فخر سے کہا یہ شخص جس کے مقابلہ میں یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔ میرے نزدیک یہ طریق اچھا نہیں۔ متانت کے خلاف ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل گئی۔''

(حقائق الفرقان جلد اول ص214)

عاجزانہ راہیں

لدھیانہ کے ایک عقیدت مند نے دسمبر 1883ء میں حضرت مسیح موعود سے اپنے ہاں تشریف لانے کی درخواست کی جس پر آپ نے 19 دسمبر 1883ء کو انہیں بذریعہ مکتوب مطلع فرمایا کہ ''26 دسمبر 1883ء تک بعض احباب بطور مہمان قادیان میں آئیں گے اور ان کے لئے اس خاکسار کا یہاں ہونا ضروری ہے.....انشاء اللہ ایک دن کیلئے امرتسر میں فراغت پا کر آں مخدوم کی طرف روانہ ہوں گا مگر وعدہ نہیں...... آں مخدوم اس بات کو پہلے سے یاد رکھیں کہ صرف ایک رات رہنے کی گنجائش ہوگی..... والامر کلہ فی ید اللہ اور ایک دن کیلئے آنا بھی ہنوز ایک خیال ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اگر خداوند کریم نے فرصت دی اور زندگی اور امن عطا کیا اور تاریخ مقررہ پر واپس آنے کیلئے گنجائش بھی ہوئی تو یہ عاجز آنے سے کچھ فرق نہیں کرے گا۔ مگر آپ ریل پر ہرگز تشریف نہ لاویں کہ یہ تکلف ہے یہ احقر عباد سخت ناکارہ اور بے ہنر ہے اور اس لائق ہرگز نہیں کہ اس کیلئے کچھ تکلف کیا جائے۔ مولیٰ کریم کی ستاریوں اور پردہ پوشیوں نے کچھ کا کچھ ظاہر کیا ہے ورنہ من آنم کہ من دانم''

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص69-70)

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ مطبوعہ کارخانہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان۔ اشاعت 29۔ دسمبر 1908ء)

بارش تھم گئی

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(رفقاء احمد جلد 8 ص71 مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔اے)

حق دلوایا

حضور ﷺ نے اپنی جوانی میں معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی تھی جس کے سب شرکاء نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ ظلم کو روکیں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔

اس عہد کی حضورؐ نے اس وقت بھی پاسداری کی۔ بلکہ سب سے بڑھ کر کی اور حقیقت میں ایفائے عہد کے شاندار نظارے بعثت کے بعد دکھلائے جب شدید دشمنوں اور ظالموں کے مقابل پر حضورؐ نے اپنی جان اور عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے معاہدہ حلف الفضول کے تحت مظلوموں کا حق دلوانے کی بھرپور سعی کی۔

اس کی تائید میں یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔

اراش قبیلہ کا ایک فرد مکہ میں اونٹ بیچنے کے لئے لایا۔ ابوجہل نے اس سے ایک اونٹ خریدا اور رقم ادا کرنے کے لئے ٹال مٹول کرنے لگا۔ وہ شخص دہائی دیتا ہوا قریش کے سرداروں کی مجلس میں پہنچ گیا۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا

اے سردارو مجھ غریب مسافر کا حق ابوالحکم نے مار لیا ہے۔ مجھے اونٹ کی قیمت دلا دو۔

اس وقت حضور ﷺ مسجد حرام کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ اور وہ سب سردار جانتے تھے کہ ابوجہل حضور ﷺ سے سخت دشمنی رکھتا ہے۔ انہوں نے اس شخص سے استہزاء کرتے ہوئے حضورؐ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ شخص تجھے حق دلا سکتا ہے۔

وہ شخص حضورؐ کے پاس پہنچا اور اپنی داستان سنائی۔ حضورؐ اس کی بات سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کی طرف جانے لگے۔ قریشی سرداروں نے ایک شخص سے کہا کہ تو ان کے پیچھے جا اور دیکھ کیا ہوتا ہے۔

حضورؐ اس شخص کے ساتھ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچے۔ دستک دی۔ اس نے پوچھا کون ہے فرمایا میں محمدؐ ہوں تم باہر آ ؤ۔

ابوجہل باہر آیا تو فرمایا اس شخص کا حق ادا کرو۔

وہ کہنے لگا آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی اس کی رقم لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لے کر آیا۔ وہ شخص واپس جاتے ہوئے اہل قریش کی اسی مجلس کے پاس ٹھہرا اور کہا اللہ محمدؐ کو جزا دے مجھے میرا حق مل گیا۔

اتنی دیر میں وہ شخص جو حضورؐ کے تعاقب میں بھیجا گیا تھا واپس آ گیا اور ابوجہل کے متعلق سارا واقعہ بیان کیا۔ تو سب سخت حیران ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ابوجہل آیا تو سب نے اسے لعن طعن کی۔

اس نے کہا جب میں محمدؐ کے بلانے پر باہر آیا تھا تو میں نے دیکھا کہ محمدؐ کے پیچھے قوی الجثہ خوفناک زبردست جبڑوں والا اونٹ ہے اور اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا۔

(السیرۃ النبویہ۔ ابن کثیر جلد اول ص469 قصۃ الاراشی دار احیاء التراث العربی بیروت)

فصلیں ہری بھری ہوگئیں

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب کے ایک گاؤں لانڈگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے انہوں نے بتایا (میں) تقسیم ملک سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر بیت اقصیٰ سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی کہ قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں میں بھی بارش نازل فرمائے وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اور میں بھی دعا کروں گا اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہو گئیں۔''

(الفضل 16۔ مارچ 1958ء ص5)

عمارہ عزیز باجوہ صاحبہ

مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے دادا جان مکرم محترم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب 24 مئی 2002ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے- آپ کا جنازہ اگلے روز مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں-

آپ حضرت مولوی عبداللہ باجوہ رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے- آپ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام محمد خان اور والدہ کا نام حسین بی بی تھا- آپ کی والدہ آپ کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد وفات پا گئیں- آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے سب سے حسن سلوک کرتے - غرباء سے ہمدردی سے پیش آیا کرتے تھے- جھوٹ سے سخت نفرت تھی اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ سچ پر قائم رہنے کی تلقین کرتے اور صاف کھری بات کرتے-

آپ کو جماعت کے ساتھ گہرا دلی لگاؤ تھا یہی وجہ تھی کہ آپ ایک لمبا عرصہ تک کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کے امیر جماعت رہے اور بڑے احسن طریق سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر آپ 1965ء کو ہجرت کر کے چک نمبر L-11-30/ ضلع ساہیوال میں آ گئے اور وہاں بھی طویل عرصہ تک صدر جماعت کے طور پر اپنی خدمات پیش کرتے رہے. جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے - اور جماعت کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے - چندہ جات بھی مسابقت کے ساتھ سب سے پہلے ادا کرتے-

آپ ہر کام نہایت احسن طریق سے سرانجام دینے کے قائل تھے- وقت کی ہمیشہ پابندی کرتے اور ہر کام وقت پر ادا کرنے کے عادی تھے- آپ بہت مہمان نواز تھے مہمانوں کی خدمت کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل تھا گھٹیالیاں کالج کے سنگ بنیاد کے موقع پر جب دادا جان کی دعوت پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے دادا جان محترم نے سارے گھر کو جھنڈیوں سے سجایا اور مختلف انواع واقسام کے کھانے تیار کروائے خاص طور پر دادی جان محترمہ سے بٹیر پکوائے کیونکہ دادی جان محترمہ بٹیر بہت اچھے پکاتی ہیں- صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کھانا تناول فرمایا اور بعد میں دادا جان سے فرمایا: باجوہ صاحب بٹیر بہت لذیذ پکے ہوئے تھے کھانا کھانے کا بہت مزہ آیا-

آپ ہمیشہ تاکید کرتے کہ کسی بھی مہمان کو بغیر چائے پانی پلائے نہ جانے دیا کرو آپ کہتے مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں- دادا جان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ کبھی کسی بھی سائل کو خالی ہاتھ دروازے سے نہ لوٹاتے ہمیشہ اپنے پاس کچھ کھلے ہوئے پیسے اس نیت سے رکھتے کہ کسی بھی وقت کوئی فقیر کوئی ضرورت مند دروازے پر آ جاتا ہے اور اگر میں اس کو خالی ہاتھ بھیجوں تو مجھے اس کا افسوس لگا رہتا ہے-

دادا جان محترم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ میرے پوتے پوتیاں مرکز ربوہ جیسے بابرکت شہر میں رہیں آپ کی خود بھی یہی خواہش تھی- لہٰذا آپ اپنی خواہش کی تکمیل میں 1991ء میں ساہیوال کے گاؤں سے دارالبرکات ربوہ میں شفٹ ہو گئے یہ آپ کے لئے بڑی خوشی کی بات تھی آپ اکثر کہتے میرا دل بڑا خوش ہوتا ہے جب میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو سروں پر ٹوپیاں پہنے ذوق شوق سے بیت الذکر میں آتے ہوئے دیکھتا ہوں- آپ اکثر کہتے میں تو جنت میں آ گیا ہوں میری چھوٹی بہن کو بڑی خوشی اور خواہش کے ساتھ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کروایا- جب دادا جان گاؤں سے آ گئے تو گاؤں سے اکثر لوگ آپ سے ملنے کے لئے آتے تو اظہار کرتے کہ آپ ہمارا احساس کرتے تھے ہمارے ہمدرد تھے- آپ کی وجہ سے گاؤں میں اتنی رونق تھی-

دادا جان مطالعہ کے بہت شوقین تھے- مختلف کتب کا مطالعہ کرتے رہتے لیکن خاص طور پر جماعتی کتب سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کرتے اور دعائیہ خزائن تو ہر وقت آپ کے ہاتھ میں ہوتی اور ہر وقت باآواز بلند دعائیں پڑھتے رہتے- الفضل اخبار کا شدت سے انتظار ہوتا بعض اوقات ایسا ہوتا کہ الفضل رات ہی کو آ جاتا لہٰذا دادا جان محترم شام سے ہی گیٹ پر چکر لگوانے شروع کر دیتے دیکھو اخبار آیا ہے یا نہیں اور اگر رات کو اخبار آ جاتا تو آپ کا دل کرتا کہ میں راتوں رات ہی اسے ختم کر کے سوؤں- اور کئی مرتبہ اخبار دوبارہ پڑھتے -- جس دن الفضل اخبار کا ناغہ ہوتا دادا محترم اس دن بھی چھٹی نہ کرتے بلکہ پچھلے دن کا اخبار پڑھ کر گزارہ کرتے یوں لگتا جیسے الفضل اخبار پڑھ کر آپ کو تسکین حاصل ہوتی- ہم سب بہن بھائیوں کو خاص طور سے الفضل اخبار پڑھنے کی تلقین کرتے اور اکثر مضامین تو پاس بٹھا کر خود پڑھ کر سناتے- اولاد کی تربیت کے بارے میں کوئی مضمون آتا تو والد صاحب کو پڑھنے کی خاص تاکید کرتے- آپ کے دادا چونکہ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اس لئے دادا جان اکثر بہت سی اچھی باتیں اور واقعات ہم سب بہن بھائیوں کو بتاتے-

دادا جان محترم ہر رشتہ دار سے ملتے اور غریب رشتہ داروں کا خاص خیال رکھتے - آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے بہت پیار تھا- بیماری کے ایام میں بھی ہسپتال میں اکثر اپنے بہن بھائیوں کا ذکر کرتے- ہر رشتہ دار کے دکھ سکھ میں سب سے پہلے شریک ہوتے- اگر کسی کی شادی کا دعوت نامہ آتا تو والد صاحب کو تاکید کرتے کہ بیٹا ضرور جانا میں تو جا نہیں سکتا- مگر انہوں نے بڑی چاہت سے بلایا ہے اور جب کوئی بلائے تو ضرور جانا چاہئے- آپ بہت ملنسار اور خاندان میں مثالی بزرگ تھے-

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے- اور اپنی زندگی میں ہی اپنی تمام تر وصیت کی ادائیگی کر دی آپ کو اپنی وصیت کی ادائیگی کی بڑی فکر ہوتی - بڑے وقت پر چندہ جات ادا کرتے- میں اکثر ان سے کہتی کہ آپ کو کیا فکر پڑی ہے جب وقت آئے گا دیکھا جائے گا مگر آپ کہتے میں اپنی زندگی میں ہی اپنا وصیت کا کام مکمل کرنا چاہتا ہوں- تاکہ کسی کو میرے بعد میری وجہ سے تکلیف نہ اٹھانی پڑے- اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کی دعاؤں سے ہمیں فیضیاب کرتا رہے-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34174 میں عابدہ پروین زوجہ محمد بشارت قوم اٹھوال پیشہ ٹیچر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والا ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- مکان واقع کبیر والا رقبہ 6 مرلے مالیتی -/200000 روپے-2- حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزنی 3 تولے - 3- طلائی بالیاں وزنی 3 ماشے مالیتی -/1800 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/4583 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ عابدہ پروین زوجہ محمد بشارت کبیر والا گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد وصیت نمبر 21408 گواہ شد نمبر 2 چوہدری مختار احمد اٹھوال وصیت نمبر 28267

مسل نمبر 34223 میں مبشر احمد رند ولد احمد بخش خان قوم بلوچ پیشہ معلم وقف جدید عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/2 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/3110 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد مبشر احمد رند ولد احمد بخش خان دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید خان ولد عبداللطیف خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد لطیف ولد چوہدری مبارک احمد ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 34228 میں چوہدری تنویر احمد ولد چوہدری بشیر احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- سکنی پلاٹ رقبہ 28 مرلے واقع گٹ والا ضلع فیصل آباد مالیتی -/900000 روپے- 2- بینک بیلنس -/4500000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/125000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد چوہدری تنویر احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب شاہ کوٹ گواہ شد نمبر 1 یوسف سلیم شاہد ولد صوفی محمد شریف صاحب نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد کلیم ولد صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے مکرم قمر احمد محمود صاحب پبلشر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان کو اپنے فضل سے 5-اگست 2002ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "طلحہ ثمر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحیٔ صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

جماعت احمدیہ ساہیوال کے ایک مخلص بزرگ مکرم ملک محمود احمد صاحب (آف احمد نرسری) طویل علالت کے بعد مورخہ 27 جولائی 2002ء کو لاہور کے ایک ہسپتال میں وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز نماز عصر کے بعد احمدیہ قبرستان ساہیوال میں مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع ساہیوال نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر نے دعا کروائی۔ مکرم ملک صاحب حضرت حافظ حامد علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور مکرم ملک محمد شریف صاحب ٹی۔ ٹی ریلوے قادیان کے صاحبزادے تھے مرحوم کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ محترمہ امتہ الوحید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع ساہیوال دو بیٹے مکرم ملک محمد احمد صاحب مقیم لندن اور مکرم ملک ظفر احمد صاحب مقیم ساہیوال اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم منصور احمد طاہر صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں خاکسار کے دونوں بیٹوں مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب اور مکرم خرم محمود صاحب نے M.B.A تھرڈ سمسٹر کے امتحان دیئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دونوں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری رشید احمد سروعہ صاحب دارالبرکات چند دنوں سے دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

یوم آزادی پر مجلس نابینا کا اجلاس

یوم آزادی کی مناسبت سے مجلس نابینا ربوہ کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں ملی ترانوں کے علاوہ آزادی اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوعات پر مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا اور مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا نے تقاریر کیں۔ اجلاس کے اختتام پر شرکاء میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرمہ سعیدہ برلاس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب 14/2 دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مرزا عطاء الحق صاحب برلاس کو مورخہ 5-اگست 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس واقف نو بچے کا نام ازراہ شفقت مرزا دلیل برلاس عطا فرمایا ہے۔ بچے کیلئے صحت والی لمبی عمر اور قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

UET لاہور اور UET ٹیکسلا نے انڈر گریجویٹ پروگرامز میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے انٹری ٹیسٹ 29 ستمبر کو ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 13-اگست 2002ء

کیڈٹ کالج حسن ابدال نے آٹھویں جماعت اور اولیول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے 13-اگست 2002ء۔

پنجاب کے مختلف نرسنگ سکولوں میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر کورس کا آغاز ہو رہا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 13-اگست 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

دورانیہ: 2 ماہ۔ فیس کورس: -/2000 روپے

نوٹ: امیدوار ونڈوز 98، 2000 یا XP میں مہارت رکھتے ہوں۔

شیڈول

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 اگست 2002ء

انٹرویو	26-اگست 2002ء
اعلان نتائج	30-اگست 2002ء
اجراء کلاسز	یکم ستمبر 2002ء

(شعبہ کمپیوٹر خدام الاحمدیہ پاکستان)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

صدی کا بدترین سیلاب

وسطی یورپ کے متعدد ممالک میں بدترین سیلاب نے تباہی پھیلا دی ہے۔ روس، جرمنی، جمہوریہ چیک اور آسٹریا کے مختلف علاقوں میں اس صدی کے بدترین سیلاب نے لاکھوں افراد کو اپنے گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ جمہوریہ چیک کا دارالحکومت پراگ اور جرمنی کا شہر برشٹین سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں جرمنی کے مختلف علاقوں میں ہوائی اور ریل سروس مکمل طور پر معطل کر دی گئی۔ جرمن چانسلر نے بارش کے متاثرین کی فوری مالی امداد کیلئے 10 کروڑ یورو دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں اتنی تباہی نہیں دیکھی سابق مشرقی جرمنی کے علاقے میں دس سال میں جو کچھ کیا وہ ایک ہی رات میں تباہ ہو گیا۔

بھارت میں سیلاب

بھارت کے مختلف علاقے بھی شدید سیلاب کی لپیٹ میں ہیں۔ صرف مشرقی صوبہ بہار میں ایک مہینے کے دوران بارشوں اور سیلاب کے باعث تین سو افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔ بہار کے تمام دریاؤں میں بارشوں کے باعث شدید طغیانی ہے۔ ایک ارب ستر کروڑ سے زائد مالیت کی فصلیں تباہ ہو گئیں اور ڈیڑھ کروڑ افراد متاثر ہوئے۔

پاکستان کشمیر سے دور رہے۔ واجپائی

بھارت کے وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ کشمیر ہمارا ہے پاکستان کشمیر سے دور رہے۔ انہوں نے یہ بات بھارت کے 55 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر لال قلعہ میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا پاکستان سے اچھے ہمسایوں کے تعلقات چاہتے ہیں لیکن اس نے دہشت گردی کے خلاف دوہرا معیار اپنا رکھا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے انتخابی عمل میں کسی کو خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دینگے۔ جو لوگ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے انتخابات کو ڈھکوسلہ قرار دے رہے ہیں وہ خود اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے بھارتی صدر عبدالکلام نے کہا کہ کشمیر بین الاقوامی مسئلہ نہیں ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے انتخابات میں رخنہ

بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کے انتخابات میں رخنہ ڈالنا چاہتا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں کرفیو کا سماں

بھارت کے یوم آزادی کو کشمیری عوام نے یوم سیاہ کے طور پر منایا۔ اس موقع پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال رہی۔ ہر طرف کرفیو کا سماں رہا۔ تمام شہروں میں کاروبار، تعلیمی ادارے بند رہے ٹریفک معطل اور سڑکیں ویران رہیں۔ وادی کے طول وعرض میں سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ آزاد کشمیر میں بھارت کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے۔

بنگلہ دیش میں شیخ مجیب کی برسی

بنگلہ دیش کی بڑی اپوزیشن پارٹی عوامی لیگ نے اپنے بانی شیخ مجیب الرحمن کی 27 ویں برسی منائی اور ملک بھر میں ہڑتال کرائی۔ عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ واجد نے کہا ہے کہ حکومت برسی کی تقریبات منسوخ کر کے قاتلوں کی سرپرستی کر رہی ہے بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی حکومت نے برسی پر تعطیل منسوخ کر دی تھی۔

رمزفیلڈ کے بیانات غیر معقول ہیں

ایران نے امریکہ کے اس دعوے کو غیر معقول قرار دیا ہے کہ وہ (ایران) القاعدہ کے ارکان کو پناہ دے رہا ہے۔ ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن نے کہا کہ رمزفیلڈ کے بیانات غیر ذمہ دارانہ اور غیر معقول ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کو ذاتی مسئلہ بنا لیا ہے۔

امریکی پالیسی ناکام

جرمنی کے چانسلر گرہارڈ شروڈر نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کو الگ تھلگ کرنے کی امریکی پالیسی ناکام ہو گئی ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ صلاح مشورے کے بغیر عراق کے خلاف کارروائی نہ کرے۔

صدام کا تختہ الٹنا ضروری ہے

امریکہ کی سلامتی کونسل کی مشیر کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس عراقی صدر صدام حسین کا تختہ الٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ صدام ایک شرپسند انسان ہے اس کا تختہ الٹنا مشکل کام ہے لیکن ہم وقت کو اپنے ہاتھ سے کھونا نہیں چاہتے البتہ ابھی تک حملے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

گوانٹانامو کے قیدی نفسیاتی مسائل کا شکار

کیوبا میں خلیج گوانٹانامو میں امریکہ نے مشتبہ طالبان اور القاعدہ کے ارکان کے لئے جو حراستی کیمپ بنایا ہے اس کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس کیمپ کے قیدی نفسیاتی مسائل کا شکار ہو چکے ہیں اور خودکشی کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ کم از کم 30 قیدیوں نے خودکشی کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنے جسم کو پلاسٹک کے برتنوں سے کاٹنے کی کوشش کی۔ کچھ نے دیواروں سے سر ٹکرائے۔ امریکہ نے اس کیمپ میں مزید دو سو کوٹھڑیاں بنانے کا فیصلہ کیا ہے یعنی یہ مرکز طالبان اور القاعدہ کے مشتبہ افراد کیلئے مستقل کیمپ بن جائے گا۔

برطانیہ میں پناہ گزینوں کا سیلاب

برطانیہ میں لیبر پارٹی کے دور میں پناہ گزینوں اور سیاسی پناہ حاصل کرنے والوں کا "سیلاب" آ گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق برطانیہ میں ہر سال لاکھوں پناہ گزین آتے ہیں۔ غیر قانونی پناہ گزینوں کے خلاف برطانوی عوام میں بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 8

ہیں۔ پاکستانی حکام نے سری لنکا اور شارجہ حکام سے بات چیت کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ پہلا ٹیسٹ کولمبو اور بقیہ دو ٹیسٹ شارجہ میں کھیلے جائیں گے۔ قبل ازیں شارجہ میں ویسٹ انڈیز اور پاکستان کی ٹیسٹ سیریز ہو چکی ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	17-اگست	زوال آفتاب	1-13
ہفتہ	17-اگست	غروب آفتاب	7-53
اتوار	18-اگست	طلوع فجر	5-04
اتوار	18-اگست	طلوع آفتاب	6-33

مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں انتخابی ایڈجسٹمنٹ

10 اکتوبر کے انتخابات میں حکومت نواز جماعتوں پر مشتمل گرینڈ نیشنل الائنس کو شکست دینے کیلئے دو بڑی جماعتوں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی (پی) کے درمیان مشترکہ انتخابی حکمت عملی اپنانے پر اتفاق ہوگیا ہے جس کے تحت دونوں جماعتیں نشستوں پر ایڈجسٹمنٹ کریں گی۔

صدر مشرف کی ذاتی گارنٹی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ میں یوم آزادی کے موقع پر قوم کو ذاتی گارنٹی دیتا ہوں کہ اکتوبر میں ہونے والے انتخابات آزادانہ' منصفانہ اور شفاف ہونگے۔ صدر نے کہا کہ میری حکومت نے دو سال اور دس ماہ میں پاکستان کو سیاسی اور معاشی استحکام کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ اور حکومت نے ملک میں نئی قیادت لانے کے لئے ماحول کو سازگار بنانے کی کوشش کی ہے۔

دہشت گردوں کے پاؤں اکھڑنے لگے ہیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ٹیکسلا دہشت گردی میں ملوث تمام ملزموں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اس واردات میں ملوث 15 سے زائد ملزمان سے اب پولیس تفتیش کر رہی ہیں مشنری اداروں پر حملے کرنے والا گروپ ختم ہوگیا ہے۔ دہشت گردوں کے پاؤں اکھڑنے لگے ہیں۔ یوم آزادی پر نئے پولیس ایکٹ سے نیا دور شروع ہو چکا ہے۔

ڈیزل مہنگا اور مٹی کا تیل سستا ہوگیا

تیل کی قیمتوں میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ مٹی کے تیل کی قیمت میں 4 پیسے فی لیٹر کمی کردی گئی ہے۔ کراچی میں آئل کمپنی کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں ایم ایس 87 کی قیمت میں 10 پیسے' لائٹ ڈیزل آئل کی قیمت میں 19 پیسے اور ایچ او بی سی کی قیمت میں 7 پیسے فی لیٹر اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مٹی کے تیل کی قیمت میں 9 پیسے' جے پی ون کی قیمت میں 7 پیسے فی لیٹر کی کمی کردی گئی ہے۔

جشن آزادی پر حکومت کا قوم کو تحفہ

بجلی' پٹرول اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کے بعد جشن آزادی کے موقع پر حکومت کی طرف سے قوم کو مہنگائی کا تحفہ دیا گیا ہے۔ اس موقع پر آٹا' گھی' چینی اور سیمنٹ کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ آٹے کے تھیلے کی قیمت 2 روپے' چینی کی بوری قیمت میں 40 روپے' گھی کی قیمت میں 10 روپے فی کنستر' سیمنٹ کی بوری میں 5 روپے اور میدے کی بوری میں 20 روپے فی کلو اضافہ کردیا گیا ہے۔

ٹرک اور ویگن میں تصادم - 13 ہلاک

بھاگٹانوالہ سے 5 کلومیٹر دور لاہور روڈ پر ٹھیری کے قریب تیز رفتار ٹرک اور سرگودھا سے گوجرانوالہ جانے والی ویگن کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجہ میں 6 خواتین اور 2 بچوں سمیت 13 افراد ہلاک ہوگئے۔ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ یہ حادثہ سرگودھا سے 40 کلومیٹر دور بس سٹاپ لکسیاں کے قریب ہوا۔

سابق میئر فیصل آباد کو پانچ سال قید اور دس کروڑ کی سزا

راولپنڈی احتساب عدالت کے جج نے فیصل آباد کے سابق ایم این اے اور میئر چودھری شیر علی کو اثاثہ جات ریفرنس میں 35 کروڑ روپے کے غیر قانونی اثاثے بنانے کا الزام ثابت ہونے پر 5 سال قید' 10 کروڑ روپے جرمانہ اور دس سال کے لئے نااہل قرار دیا ہے۔ ملزم کو دسمبر 1999ء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ 1985ء میں ملزم تین مرلے کے مکان میں رہتا تھا بعد میں غیر قانونی ذرائع سے 35 کروڑ روپے کے اثاثے جمع کئے۔

صدر سے پگاڑا کی ملاقات

پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے صدر پیر پگاڑا نے صدر جنرل مشرف سے اہم ملاقات کی جو ایک گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔ ملاقات میں انہوں نے صدر مملکت سے ملکی سیاسی صورتحال' عام انتخابات کے انعقاد اور مسلم لیگ کے معاملات پر بات چیت کی۔ ملاقات کے بعد پیر پگاڑا نے کہا کہ یہ ملاقات صدر مملکت کی خواہش پر ہوئی لیگی کی حیثیت سے میں نے جو مناسب سمجھا کہا۔

شاہراہ ریشم بند ہوگئی

شمالی علاقوں میں طوفانی بارشوں اور سیلاب سے قراقرم ہائی وے (شاہراہ ریشم) بند ہوگئی ہے۔ مٹی کے تودے گرنے سے گونر کے مقام پر سڑک کی بندش سے ٹریفک بلاک ہوگئی ہے۔ فرنٹیئر ورکس کے جوان اپنی کوششوں میں لگے ہیں لیکن دو دن تک راستہ کھلنے کا امکان نہیں ہے۔ دوسری طرف گلگت نالٹر روڈ بھی 3 روز سے بلاک ہے اور ٹریفک' گڈز ٹرانسپورٹ چیلاس میں راستے کے منتظر ہیں۔ اس طرح اہم راستے بند ہونے سے شمالی علاقوں سے رابطہ منقطع ہے۔

آسٹریلیا کے ساتھ سیریز کولمبو اور شارجہ میں ہوگی

اس سال اکتوبر میں ہونے والی پاکستان آسٹریلیا کرکٹ سیریز سیکیورٹی پرابلمز کی وجہ سے پاکستان میں منسوخ ہوجانے کے بعد اب کولمبو اور شارجہ کے نیوٹرل مقامات پر ہوگی۔ آسٹریلیا نے پاکستان کو اس حوالہ سے فری ہینڈ دیا تھا کہ کسی بھی دوسری جگہ کھیلنے کو تیار

باقی صفحہ 7 پر

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی -/50 روپے - بڑی -/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات' مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات' سادہ ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

AHMAD MONEY CHANGER

AMC

Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T.T, FEBC, Encashment Certificate

State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98

B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore

Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

بین الاقوامی ہومیو پیتھک معالجین کی رائے میں بی ایم کی فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی

70% ڈاکٹر آپ کے گھر میں موجود ہونے کے مترادف ہے (پروفیسر ڈاکٹر ٹریور کوک، برطانیہ)

پاکستان کے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ یہاں ہومیو پیتھک ادویہ سازی میں بی ایم ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو بین الاقوامی کوالٹی سرٹیفکیشن حاصل کرچکا ہے۔ اس ادارے کا ایک اور بین الاقوامی کارنامہ ہومیو پیتھک ادویات پر مشتمل فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کا متعارف کروانا ہے۔ اس فسٹ ایڈ کٹ کو نا صرف ملک پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ دُنیا کے نامور ہومیو پیتھک معالجین کا کہنا ہے کہ "بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کی موجودگی کا مطلب 70% ڈاکٹر ہر وقت آپ کے ساتھ اور پاس موجود ہے" ایشیا ، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے ہومیو پیتھک معالجین نے اس فسٹ ایڈ کٹ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے کہا ہے کہ ، گھر، سکول، کالجز، لائبریری، پرائیویٹ وسرکاری دفاتر، سکول وین ، ذاتی گاڑی، فیکٹری اور کوئی بھی ایسی جگہ جہاں آپ ضروری سمجھیں، اس فسٹ ایڈ کٹ کا رکھنا یقیناً فائدہ مند ہے۔ ادارہ بی ایم یقیناً اس عظیم کارنامے پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر ہومیو پیتھک شعبہ سے منسلک شخصیات نے اس فسٹ ایڈ باکس کی پریزنٹیشن کو بے حد مؤثر قرار دیا ہے کیونکہ اس فسٹ ایڈ باکس میں دی گئی ادویات سے متعلق معلوماتی لٹریچر کو 19 زبانوں میں عام فہم الفاظ سے ساتھ منقل کیا گیا ہے۔ جس کے باعث اسے دُنیا کے بیشتر ممالک میں بے حد پذیرائی ملی۔ اس فسٹ ایڈ باکس میں نوزائیدہ بچے سے لے کر بڑھاپے کے عوارض تک ، بچوں، نوجوانوں، بچیوں، عورتوں، مردوں، حتیٰ کہ ہر مردوزن اور عمر کے لیے قدرتی اجزاء پر مشتمل مضر اثرات سے پاک نسخہ کیمیا موجود ہیں ، جواب پاکستان میں بھی انتہائی ارزاں قیمت پر متعارف کروایا جارہا ہے ۔ پاکستان میں بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کٹ کو متعارف کروانے والے نمائندہ ایچ اے سیٹھی کا کہنا ہے کہ یہ فسٹ ایڈ باکس پاکستان کے ہر گھر میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے تمام سکولوں، کالجز، فیکٹری مالکان اور دفاعی اداروں کے لیے خصوصی پیکج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام اداروں کو فسٹ ایڈ باکس کی 75% قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جبکہ 25% بی ایم کی طرف ڈونیشن ہوگی۔ یہ خصوصی سہولت محدود مدت تک جاری رہے گی ۔ پاکستان بھر کے کسی بھی کونے میں جو بھی افراد اس فسٹ ایڈ باکس کو خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں گے۔ انہیں ڈیلیوری اُن کے گھر تک فری دی جائے گی۔ یعنی انہیں ڈیلیوری چارجز ادا نہیں کرنا ہوں گے۔ دیگر معلومات اور اپنے آرڈر فوری بک کروانے کے لیے:

MR. H.A. SETHI

EXIM INTERNATIONAL

50/A Main Gulberg Lahore.

موبائل رابطہ:

0300 - 9479166, 0300 - 8403711

ای میل:

bmhp@brain.net.pk

Bmhp@nexlinx.net.pk,

فیکس:

0092 - 42 - 5752566 - 5272156

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 214214-213699 گھر 211971

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61